بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۹ شوال ۱۴۰۰ھ | ۱۰ تبوک ۱۳۵۹ ہش | ۱۰ ستمبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۰۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ تبوک ستمبر۔ سیدنا و امامنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آجکل ٹورانٹو کینیڈا میں قیام فرما ہیں حضور کے بخیریت پہنچنے کے بارے میں اس سے پہلے محترم جناب امیر صاحب مقامی صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وساطت سے اطلاع دی جا چکی ہے۔ آج ٹورانٹو سے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی کیبل گرام بھی موصول ہو گئی ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ حضور ۴ ستمبر کی شام کو ٹورانٹو پہنچے۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی طبیعت بھی اچھی ہے۔

حضور ایدہ اللہ احباب جماعت پاکستان کو السلام علیکم ارسال فرماتے ہیں۔

احباب جماعت دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و سلامتی سے رکھے دورے کی کامیابیوں میں اضافہ کرتا چلا جائے۔ اپنے فرشتوں کی حفاظت میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین

جماعت احمدیہ کی تعلیمی ترقی کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے اہم ارشادات

مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر تعلیمی سکیم کے بارے میں حضور ایدہ اللہ کے ارشادات کا خلاصہ

مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے ایجنڈا کی تجویز ۲ جماعت احمدیہ کے معیار تعلیم کے بارہ میں شوریٰ کمیٹی کی تعلیمی رپورٹ پر مشتمل تھی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے اسے جس صورت میں منظور فرمایا۔ اس کا ذکر تو فیصلہ جات شوریٰ میں ہے۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی ترقی کے بارے میں آپ کے اہم ارشادات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے فرمایا۔

جب ہم نے یہ کمیٹی بنائی تھی اس وقت سے اب ہم بہت آگے نکل گئے ہیں۔ گزشتہ جلسہ سالانہ پر میں نے وظائف کا اعلان کیا تھا کہ مستحق اور ذہین طلباء کو بغیر ذہنی نشوونما کے نہیں چھوڑا جائے گا۔ اس کا نام انعامی وظیفہ نہیں بلکہ ادائیگی حقوق طلبہ رکھنا چاہیئے۔ جتنا کسی کا حق بنتا ہے جماعت اس کا وہ حق ادا کرے یعنی کسی کے حق کی ادائیگی میں جو کمی ہے وہ جماعت پوری کرے۔

فرمایا آئندہ دس برس کے اندر ہر احمدی قرآن کریم کی تعلیم اپنی عمر کے مطابق سیکھے۔ یہ کام خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ کے ذمہ ہے۔ خدام نے کام شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انکو احسن انجام تک پہنچنے کی توفیق عطا کرے لجنہ کی رپورٹ آچکی ہے۔ کراچی میں میں نے ۷ مارچ کے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان کیا تھا کہ پہلے مرحلہ میں ہر احمدی گھرانے میں ایک تو تفسیر صغیر کا ہونا ضروری ہے اور دوسرے حضرت مسیح موعودؑ کی بیان فرمودہ تفسیر قرآن بھی پڑھنی ضروری ہے۔ جو سورۂ کہف تک پانچ جلدوں میں چھپ چکی ہے۔ میں نے اس سلسلہ میں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کو یہ ہدایت دی تھی کہ وہ ان کے خریدنے کے لئے اپنی اپنی کلب بنائیں۔ اور جماعت ایک کمیٹی بنائے جو ان ہر سہ تنظیموں میں co-ordination پیدا کرے اور یہ دیکھے کہ ایک کتاب ایک گھر میں چار راستوں سے داخل نہ ہو۔ خدام الاحمدیہ کی تنظیم اگر اپنے خادم کو دے دے تو پھر لجنہ کو یا انصار کو یا جماعتی لحاظ سے اس گھر میں کتاب پہنچانے کی اس مرحلہ میں ضرورت نہیں۔ یہ جو سکیم میں نے کراچی سے شروع کی تھی آج اس میں وسعت پیدا کر رہا ہوں اور اسے ساری جماعت کے لئے دینی تعلیم سکھانے کی بنیاد بنا رہا ہوں یہ سکیم اس سال مکمل ہو جانی چاہیئے۔

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

عاجزانہ درخواست دعا

از محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب سلمہ

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے خاکسار پانچ ماہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ دو ہفتہ قبل اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیماری میں کمی محسوس ہوئی تھی۔ مگر اس کے بعد سے انتڑیوں اور معدہ کی سوزش شروع ہو گئی اور اسہال بھی شروع ہو گئے۔ پاؤں پر ورم بھی زیادہ ہو گئی۔ یہاں ڈاکٹر نے علامات دیکھ کر یہ اظہار کیا ہے۔ کہ خاکسار کی بڑی انتڑی میں سوزش کی وجہ سے جسم کی protiens ضائع ہو رہی ہیں۔ اس وجہ سے خون میں پروٹین کی کمی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں ورم ہے طبیعت بہت مضمحل رہتی

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

نمایاں کامیابی

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عزیز مکرم مرزا غلام قادر احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب نائب ناظر اعلیٰ نے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں پشاور بورڈ میں سائنس کے گروپ میں اول پوزیشن حاصل کی ہے الحمد للہ۔ عزیز موصوف نے ۷۵ نمبر حاصل کئے ہیں۔

عزیز موصوف حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے پوتے ہیں۔ اور نہایت ہونہار اور ذہین طالب علم ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ عزیز کی یہ کامیابی دین و دنیا میں کامرانی اور سعادت کا موجب ہو۔ اور احمدیت اور عالم اسلام کے لئے موجب برکات ثابت ہو۔ آمین

پبلشر۔ مسعود احمد۔ پرنٹر۔ سید عبدالحی۔ مطبع۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۹ شوال ۱۴۰۰ھ
۱۰ تبوک ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسلسلہ جماعت احمدیہ کا لٹریچر

قرآنی خوبیوں کی سب سے پُر عظمت دستاویز

اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن مجید کس عظمت اور شان اور بزرگی کی حامل ہے۔ یہ کتاب کن معارف عظیمہ کا خزینہ ہے اور کن قیمتی لعل و جواہر کا مجموعہ ہے اس کا صحیح احساس جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے ہی ہوتا ہے۔

احمدیہ لٹریچر اس آسمانی کتاب کی تعریف و توصیف اور اس کی بیشمار خوبیوں کے بیان سے پُر ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد ہے کہ:

"ہمارا خداوند کریم کہ جو دلوں کے پوشیدہ بھیدوں کو خوب جانتا ہے۔ اس بات پر گواہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایک ذرہ کا ہزارم حصہ بھی قرآن شریف کی تعلیم میں کچھ نقص نکال سکے یا بمقابلہ اس کے اپنی کسی کتاب کی ایک ذرہ بھر کوئی ایسی خوبی ثابت کر سکے کہ جو قرآنی تعلیم کے برخلاف ہو اور اس سے بہتر ہو تو ہم سزائے موت بھی قبول کرنے کو تیار ہیں۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۸۸ حاشیہ ۲)

اس کتاب عظیمہ مبارکہ کی برکت صرف اسی قدر نہیں ہے کہ اس کی تعریف میں صرف زبانی اظہار کافی ہو۔ بلکہ یہ آسمانی کتاب ان زبردست مضامین پر مشتمل ہے کہ جب بھی دنیا میں اسلام کے مقابل پر کسی اور دین، مذہب، فلسفہ یا مکتبہ فکر نے سر اٹھایا تو اس کا سر کچلنے کے لئے یہی کتاب کام میں آئی۔ جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں اس کتاب کی اس معجز نمائی کا ذکر اتنے زبردست اور خوبصورت الفاظ میں ہے کہ دل بے اختیار اس کتاب کا دیوانہ ہو جاتا ہے۔ حضرت سلطان القلمؑ کا ارشاد ہے:

"جب کبھی کسی حالت جدیدہ زمانہ نے اسلام کو کسی دوسرے مذہب کے ساتھ ٹکرا دیا ہے تو وہ تیز اور کارگر ہتھیار جو فی الفور کام آیا ہے قرآن کریم ہی ہے ایسا ہی جب کہیں فلسفی خیالات مخالفانہ طور پر شائع ہوتے رہے تو اس خبیث بودہ کی بیخ کنی آخر قرآن کریم ہی نے کی اور ایسا اس کو حقیر اور ذلیل کر کے دکھلا دیا کہ ناظرین کے آگے آئینہ رکھ دیا کہ سچا فلسفہ یہ ہے نہ وہ۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۸۱)

اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب فرقان مجید کی محبت اس کی عظمت اس کی بلند مرتبتی۔ یہ وہ مضامین ہیں جن سے احمدیہ لٹریچر بھرا پڑا ہے۔ بانی جماعت احمدیہ کا جادو رقم قلم قرآن پاک کی مدح میں سینکڑوں صفحے سیاہ کر چکا ہے اور بتاتا ہے کہ قرآن شریف کے معارف کا کوئی انت نہیں۔ ارشاد ہے:

"دقائق و حقائق اس کے صرف دو تین نہیں جس میں کوئی نادان شک بھی کرے بلکہ اس کے دقائق تو بحر ذخار کی طرح جوش مار رہے ہیں اور آسمان کے ستاروں کی طرح جہاں نظر ڈالو چمکتے نظر آتے ہیں۔ کوئی صداقت نہیں جو اس سے باہر ہو۔ کوئی حکمت نہیں جو اس کے محیط بیان سے رہ گئی ہو..... اور ہم نے بھی..... دقائق و معارف قرآنی کو اس قدر بیان کیا ہے کہ جو ایک طالب صادق کی تسلی اور تشفی کے لئے بحر عظیم کی طرح جوش مار رہے ہیں۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۶۴۳ حاشیہ ۱۱)

قرآن کی خوبیوں کے بیان کی سب سے پُر عظمت دستاویز جماعت احمدیہ کا لٹریچر ہے اسے قائم رہنا چاہیئے بڑھنا چاہیئے۔ پھیلنا چاہیئے۔

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے شیریں کلام میں سے چند اشعار

نُور فرقاں ہے جو سب نُوروں سے اَجلیٰ نِکلا
پاک وہ جس سے یہ اَنوار کا دریا نِکلا

حق کی توحید کا مُرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نِکلا

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیّا نِکلا

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفان کا یہی ایک ہی شیشا نِکلا

کس سے اس نُور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نِکلا

پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نِکلا

ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نُور
ایسا چمکا ہے کہ صد نیّرِ بیضا نِکلا

زندگی ایسوں کی کیا خاک ہے اس دُنیا میں
جن کا اس نُور کے ہوتے بھی دل اعمیٰ نِکلا

جمال و حُسن قرآں نُورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اَوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اسکی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاکِ رحماں ہے

بہار جاوداں پیدا ہے اسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اسکا کوئی بستاں ہے

کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے

خُدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقامِ حدیث اور بعض اشکال کا حل

(مکرم غلام باری صاحب سیف ربوہ)

(۲)

اگر ذہن منبع انکار ہے تو دل مصدر ہے جذبات اور نیک خیالات کا اور خدا کے محبوب بندوں کو عصمت کبراء حاصل ہوتی ہے۔ شیطان انہیں کسی بدی پر بہکانے کی قدرت نہیں رکھتا اور یہ وہی لوگ ہوتے ہیں جن کا سعید ہونا خدائے لم یزل نے مقدر کر رکھا ہو۔

وضو:۔

دوسرا اشکال مقالہ نویس نے وضو کے بارے میں پیش کیا ہے وہ لکھتے ہیں مسلم کی حدیث سے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کرنا لازمی ہو جاتا ہے۔ اور پھر ابن عباس کی حدیث پیش کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا بھنا ہوا گوشت کھایا اور وضو نہیں کیا۔

یہ حدیث صحاح ستہ کی متعدد کتب میں مروی ہے۔ الوضوء مما مست النار کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنا چاہیئے اس کے بعد والے باب میں وہ احادیث ہیں کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو واجب نہیں ہوتا اور زید بن ثابتؓ کی حدیث کے بعد امام مسلمؒ متعدد احادیث لائے جن میں ابن عباسؓ ابن عمرو بن امیہ ضمری۔ ام المومنین حضرت میمونہؓ سے مروی احادیث ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی عمل تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد آپؐ نے نیا وضو نہیں کیا اور نماز ادا کی یعنی عمل آپؐ کا یہی تھا کہ اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کی حدیث ابوہریرہ سے بھی مروی ہے اور جب حضرت ابوہریرہؓ نے یہ حدیث بیان کی تو اسی وقت حضرت ابن عباسؓ نے کہا کیا ہم گرم دودھ یا گرم پانی پئیں تو پھر بھی وضو کریں اگر پنیر کا ٹکڑا کھائیں تو پھر بھی وضو کریں تو درایت میں کمزور۔

حضرت ابوہریرہؓ اس کے علاوہ کوئی جواب نہ دے سکے کہ بھائی جب تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنے تو پھر باتیں مت بنایا کر۔ (ترمذی۔ الوضوء)

حدیث کو روایت اور درایت دونوں اعتبار سے دیکھنا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کا حافظہ تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا سے قوی ہوا تھا لیکن درایت یعنی فہم میں ابن عباسؓ ان سے بہت آگے تھے۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہؓ کے حافظہ کے لئے دعا کی تھی۔ تو ابن عباس کے تفقہ اور فہم کے لئے دعا فرمائی تھی۔

مسلم کے مشہور شارح علامہ نووی نے ان احادیث کی تطبیق کرتے ہوئے لکھا کہ اس حدیث میں وضوء سے مراد یا تو ہاتھ دھونا اور کلی وغیرہ کرنا ہے۔

(نووی جلد ۱ صفحہ ۱۵)

اور انہوں نے تشریح کی کہ خلفاء راشدین ابن مسعود۔ ابی بن کعب ابن عباس۔ ابو داؤد۔ ابو طلحہ عامر بن ربیعہ۔ ابو امامہ اور جمہور تابعین جیسے مالک۔ ابوحنیفہ اور شافعی کا مذہب یہی ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسلم کے علاوہ ترمذی کے شارحین نے بھی ان احادیث میں یہی تطبیق بیان کی ہے۔ کہ وضوء سے مراد ہاتھ دھونا اور کلی کرنا ہے اس کے لئے انہوں نے مشہور مفسر اور تابعی مجاہد کا حوالہ دیا ہے

امام ترمذی کا معمول ہے کہ وہ باب کے آخر میں تطبیق یا اپنی رائے بھی بیان کرتے ہیں اس بارہ میں انہوں نے دونوں قسم احادیث بیان کر کے لکھا ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین کا یہی مذہب ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہ کرنے کا ذکر ہے پہلی کی ناسخ ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے ہی ابن ماجہ میں مروی حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو آپؐ کے سامنے کھانا رکھا گیا۔ آپؐ کھانا تناول فرمانے لگے تو عرض کیا گیا۔ وضو کے لئے پانی نہ لائیں؟ آپؐ نے فرمایا "مجھے وضو کا حکم صرف نماز کے لئے ہے۔

(ابن ماجہ الوضو عند الطعام)

یہی حدیث حضرت ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے۔

مجمع بحار الانوار نے لفظ "وضو" کے تحت یہ احادیث بیان کیں۔

الوضوء بعد الطعام ینفی الفقر و قبلہ ینفی اللمم۔ کہ کھانے سے قبل ہاتھ دھونا تنگدستی کو دور کرتا ہے اور بعد میں دھونا افتیاج کو۔

(تکملہ مجمع البحار زیر لفظ وضاء)

امام محمد طاہر، بحار الانوار میں ایک حدیث لائے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیشاب کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت عمرؓ آپ کے پیچھے پانی لے کر گئے اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ جب میں پیشاب کروں تو میں وضو کروں۔ اس حدیث سے مصنف نے استدلال کیا ہے کہ یہاں وضو سے مراد بول کے بعد پانی سے استنجا کرنا ہے

(تکملہ بحار الانوار ص۱۷۲)

ایک اور حدیث بحار الانوار میں نقل ہوئی ہے جو فیصلہ کن ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

من غسل یدہ فقد توضأ (جلد ۳ ص۲۴۳)

کہ جس نے ہاتھ دھویا اس نے گویا وضو کیا۔ یعنی ہاتھ کے دھونے پر لفظ وضوء کا اطلاق ہوا ہے۔

خلاصہ کلام:۔ اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ یہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا۔ اور یہی خلفائے راشدین اور اہل علم صحابہؓ کا مسلک تھا۔

وضو والی حدیثوں سے مراد وضوء شرعی نہیں بلکہ وضوء لغوی یعنی ہاتھ دھونا اور کلی کرنا اور اسے اہل علم نے تسلیم کیا ہے کہ کبھی جزء پر کل کا اطلاق کر دیا جاتا ہے۔ وس دلالت کو دلالت تضمنی کہتے ہیں۔

شرعی طور پر وضوء سے مراد ہاتھ منہ دھونا۔ سر کا مسح۔ پاؤں کا دھونا ہے۔

(المائدہ آیت ۷)

قرآن نے اس وضوء کو نماز ادا کرنے کے لئے ضروری قرار دیا ہے ہم اسے دوسرے مقامات پر ضروری قرار کیوں دیں جب کہ شارع علیہ السلام کا عمل بھی یہ نہیں۔ پس جب خود صحاح ستہ کے بعض مصنفین اور شارحین حدیث پر تحقیق کرنے والوں نے اس کی توجیہہ کو بیان کر دیا اور حدیثوں میں تطبیق بیان کر دی تو پھر کبھی ان کا مطالعہ کر لینا چاہیئے اور ان پر غور کر کے کوئی رائے قائم کرنی چاہیئے نہ یہ کہ ان سب کو نظر انداز کر کے حدیثوں میں تضاد کا ڈھنڈورا پیٹا جائے۔

کیا نماز میں حرکت یا بات کرنے کی اجازت ہے؟

معترض نے اس عنوان کے تحت دو احادیث بیان کی ہیں ایک یہ کہ نماز میں کسی صحابی کو چھینک آئی دوسرے نے یرحمک اللہ کہا تو نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے فرمایا نماز میں بولنا درست نہیں اس کے بعد وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نماز کا ذکر کرتے ہیں۔ کہ نماز میں آپؐ نے شیطان پر خدا کی لعنت کی۔ اس سے وہ یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ دیکھو! دیکھو! دوسروں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بولنے سے منع فرماتے ہیں لیکن خود کلام فرما رہے ہیں۔

ان دو احادیث میں فکر کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی تضاد نہیں۔ امام مسلم نے تین باب باندھے ہیں۔ پہلا باب یہ ہے کہ نماز میں کلام کرنا منع ہو گیا اور جواز منسوخ دوسرا باب یہ ہے کہ نماز میں شیطان پر لعنت اور عمل قلیل کا جواز تیسرا باب یہ ہے کہ چھوٹے بچے کو اٹھا کر نماز پڑھنا جائز ہے اور یہ کہ عمل قلیل نماز کو باطل نہیں کرتا۔

اب تینوں احادیث واضح ہیں۔ ابتدائے اسلام میں نماز میں کلام کر لیتے تھے لیکن قرآن مجید کی اس آیت نے نماز میں کلام منع کر دی۔

وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ۔

(البقرہ آیت ۲۳۹)

جس شخص نے یرحمک اللہ کہا تھا وہ معاویہ بن حکم سلمی تھے جو نئے نئے اسلام لائے تھے انہیں حقیقت نماز کی خبر نہ تھی۔ اس لئے جب صحابہؓ نے اسے اشاروں سے منع کیا تو اس نے کہا تمہارا برا ہو تمہیں کیا ہو گیا ہے مجھے گھورنے لگے ہو۔ اس پر صحابہؓ نے اپنی زبانوں پر ہاتھ رکھ کر اسے چپ کرا دیا۔ پھر نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سمجھایا کہ دیکھو نماز تو تسبیح و تکبیر اور قرآن کی تلاوت وغیرہ کا نام ہے اس میں کوئی دنیوی بات کرنا مناسب نہیں الفاظ حدیث یہ ہیں:۔

لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تحریم الکلام فی الصلوٰۃ) لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں شیطان پر لعنت کرنا تہجد نماز کا واقعہ ہے اور بعض نے اس کی تاویل یہ کی کہ یہ نماز میں کلام منع ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ لیکن آسان توجیہہ یہ بھی ہے کہ نماز میں شیطان سے مراد نماز میں توجہ کسی دوسری جانب مبذول ہونے کے ہیں یا کسی خیال کے ہیں یا کسی آیت کی تلاوت میں شیطان کے ذکر کے ہیں۔ اور یہ حدیث میں آتا ہے کہ حضورؐ رحمت باری پر مشتمل آیات آتیں تو اللہ کی رحمت طلب فرماتے۔ اگر عذاب کی آیات آتیں تو خدا کے غضب سے پناہ مانگتے۔ اس صورت میں یہ ایک دعا ہے۔ مثلاً نماز کی ابتداء میں ثناء کے بعد آپ تعوذ پڑھتے ہیں۔ وہاں جب شیطان سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں تو یہاں اس پر لعنت خدا سے ایک دعا ہی تو ہے کہ اللہ اس کے شر سے اپنی پناہ میں رکھے۔ اسے دور رکھے۔ لعنت کا یہی لغوی مفہوم ہے اور حدیث کا مفہوم واضح کرتا ہے کہ یہ ایک کشفی رنگ تھا۔ کیونکہ حضورؐ فرماتے ہیں کہ میں اسے کسی ستون سے باندھ سکتا تھا تاکہ تم دیکھ لیتے تو اگر نماز میں اختلاس شیطان ہو یعنی توجہ کسی دوسری طرف مبذول ہو تو اس کے لئے دعا کرنا منع نہیں۔

اب امام کو نماز میں اٹھانا تو اس میں خدا کے رسولؐ کے عمل نے واضح کر دیا کہ عند الضرورت یہ جائز ہے خدا کی شریعت میں ہر مرض اور ضرورت کا علاج موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل نے کتنی ماؤں کو ذہنی کوفت سے نجات دلا دی۔ ماں گھر میں نماز شروع کرتی ہے سویا ہوا بچہ ڈر کر جاگ پڑتا ہے اور رونا شروع کر دیتا ہے کیا ماں نماز پڑھتی رہے اور بچے کو روتے چیختے دے اور کیا اس صورت میں ماں کو نماز میں یکسوئی حاصل ہو گی جب کہ عمل ہمارے رحیم آقاؐ کا یہ تھا۔ کہ آپؐ نماز پڑھا رہے تھے۔ عورتیں بھی اس نماز میں شامل تھیں۔ کسی بچے کے رونے کی آواز سنی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو مختصر کر دیا اور وجہ یہ بیان کی کہ ماں بچے کے رونے کی وجہ سے مبتلائے آلام اور پریشان تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نواسی امامہ بنت زینبؓ کو اٹھا کر نماز پڑھ کر امت کو بتلا دیا کہ عند الضرورت یہ جائز ہے اس کے بعد کے باب میں امام صاحب نے یہ بیان کیا کہ نماز میں ایک قدم یا دو قدم آگے پیچھے ہونا جائز ہے۔ کیا امام کسی وجہ سے امامت چھوڑ کر دوسرے کو اپنی جگہ امام بنا سکتا ہے یا نہیں۔

کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری بیماری میں جب حضرت ابوبکرؓ نماز پڑھا رہے تھے اور حضورؐ نماز کے لئے تشریف لائے تھے تو حضرت ابوبکرؓ مصلے سے پیچھے ہٹے تھے یا نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اشارہ سے آپ کو منع کر دیا تھا۔ اسی طرح ایک اور نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے بڑھنے اور پیچھے ہٹنے کا بھی ذکر آتا ہے۔ پیچھے پر آپؐ نے فرمایا کہ نماز میں میرے سامنے جنت و جہنم پیش کئے گئے۔ میں نے اس کے پھلوں کے نوشے اور جہنم کے بھڑکتے ہوئے شعلے دیکھے تو آگے بڑھا اور پیچھے ہٹا۔

پس عند الضرورت نماز میں عمل قلیل یا حرکت قلیلہ جائز ہے یہ مفسد صلوٰۃ نہیں اور یہ حکیم و علیم خدا کی رحمت ہے کہ اس نے انسانوں کی مجبوریوں کا مداوا شریعت میں بیان کر دیا۔

فَلَا اِسْتِرْوَاحَ وَلَا مُنَافَاةَ۔

عورت:۔

معترض نے بخاری کی ایک حدیث کو اپنا ہدف بنایا ہے جس میں ایک وعظ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو انذار کیا ہے۔ لیکن معلوم ہوں کہ اس حدیث کو نقل کرنے سے پہلے انہوں نے جنس عورت کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد جس میں ابتلاء پر صبر کرنے پر اسے جنت کی خوشخبری دی تھی نقل کر دیا وہ یہ حدیث بھی نقل کر سکتے تھے

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ

کہ جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔

وہ یہ حدیث بھی یہاں درج کر سکتے تھے۔ جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابی کے دریافت کرنے پر اس کے حسن سلوک کی ماں کو باپ سے زیادہ مستحق قرار دیا تھا۔ قرآن مجید کی سورہ نساء کی پہلی آیت بھی نقل کی جا سکتی تھی۔ جس میں عورتوں کے حقوق کی ادائیگی کے بارہ میں مردوں کو خدا کے سامنے جواب دہ قرار دیا۔ اس آیت کو بھی درج کیا جا سکتا تھا

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

(النساء آیت ۱۲۵)

کہ مرد ہو یا عورت جو بھی نیک اعمال کرے گا وہ جنت میں جائے گا اور اس مفہوم کی یہ آیت تائید کرتی ہے

وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

(غافر آیت ۴۱)

ان آیات میں جنس عورت کو نیک اعمال کی ترغیب دی اور انہیں بتلایا کہ ان کے اعمال کا بدلہ انہیں ضرور ملے گا۔ لہٰذا انہیں نیکی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے فطری اور طبعی وصف کا ذکر کیا کہ یہ جنس عقلمند مردوں پر بھی غالب آ جاتی ہے۔ وہاں عورتوں کو ایک دفعہ میں ان کی ایک کمزوری کی طرف توجہ دلائی کہ غیبت لعن و طعن اور نافرمانی تم بہت کرتی ہو اور یہ چیزیں مومن کو جہنم میں پہنچا دیتی ہیں تو اس سے یہ کسطرح ثابت ہو گیا کہ مرد جو کچھ کرے وہ جنت میں جائیگا اور عورتیں جہنم میں جو بھی نیک اعمال بجا لاتا ہے تاکہ اور رحیم خدا اس کا بدلہ دیتا ہے۔ اپنی رضا یعنی جنت عطاء کرتا ہے اور جو بد عمالی کا مرتکب ہوتا ہے اور اس کمزوری کو معمولی گردانتا ہے وہ خدا کی ناراضگی یعنی جہنم کا مستحق ٹھہرتا ہے اور غیبت کو جہاں قرآن نے مردہ بھائی کے گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا وہاں حدیث نے غیبت کو زنا سے بھی بھیانک فعل قرار دیا۔ پس معلم اخلاق نے خدا کی رضا یعنی جنت کے حصول کی طرف کبھی مردوں کو توجہ دلائی تو کبھی عورتوں کو۔ اگر خدا کی ناراضگی یعنی جہنم سے بچنے کی کبھی مردوں کو تلقین فرمائی تو کبھی عورتوں کو معترض کی یہ خطا ہے کہ ایک نصیحت سے استدلال کرتے ہوئے باقی سب ارشادات رسولؐ کو نظر انداز کر دیا (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تذکرۃ الاولیاء:-

گیمبیا کا ایک مخلص جوان ـــــ لَیمِن وَلِیّ اَنجائے

(MR. LAMIN W. NJIE.)

۱۹۵۵ء کا ذکر ہے کہ ایک تختہ جوان (۳۵، ۴۰ سالہ) لَیمِن (اَلْاَمین) ابن وَلِیّ اَنجائے (نجی) کو ان کی ایک عزیزہ کی طرف سے (جو گیمبیا سے سیرالیون میں ٹیچرز ٹریننگ کالج میں ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے حکومت گیمبیا کی طرف سے بھیجی گئی تھی) بطور ہدیہ کرسمس حضرت سید عبداللہ الہ دین صاحب کی مؤلفہ و شارح کردہ کتاب THE MUSLIM PRAYR BOOK. (اسلامی نماز) ملی۔ اس کتاب پر احمدیہ مشن لیگوس (نائیجیریا) کی مُہر بھی لگی تھی۔

ہمارے اس بھائی کو یہ کتاب بہت پسند آئی اور انہوں نے کہا کہ آج تک تو ہم نماز پڑھنا ٹکریں مارنا ہی سمجھتے تھے (ان کے والد صاحب بھی عربی کے ایک عالم تھے) اب پتہ لگا کہ اسلام نے جس نماز کا حکم دیا ہے وہ کیا ہے؟ اور ساتھ ہی اپنے بعض دوستوں کو یہ کتاب پڑھنے اور استفادہ کرنے کے لئے دی اور ان کے یہ دوست بھی اس کتاب سے بہت خوش ہوئے۔

لیمن انجائے صاحب نے اسکے بعد مزید لٹریچر کے لئے احمدیہ مشن لیگوس (نائیجیریا) کو (جہاں اس وقت برادرم مکرم نسیم سیفی صاحب انچارج تھے) خط لکھ دیا۔ اس پر انہیں مزید لٹریچر اور ہفتہ وار اخبار (THE TRUTH) کے پرچے موصول ہو گئے۔ انہیں پڑھ کر لیمن انجائے صاحب نے اپنا بیعت فارم پُر کر کے احمدیہ مشن لیگوس کو بھیج دیا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ ہم بہت پرانے مسلمان ہیں لیکن اسلام کی تعلیم سے ناآشنا۔ اسلئے ہمارے ملک گیمبیا میں بھی احمدیہ مشن قائم کیا جائے اور ہماری تعلیم و تربیت کے لئے احمدی مبلغ بھیجے جائیں۔ ہمارے مشن کی طرف سے اس کے متعلق کارروائی شروع ہو گئی۔

لیکن گورنمنٹ گیمبیا نے ہمارے کسی احمدی مبلغ کو گیمبیا میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی اور بظاہر یہ عذر تلاش کیا کہ گیمبیا کے عیسائیوں اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات بہت اچھے ہیں اور گیمبیا کے مسلمان علماء یہاں احمدیہ مشن قائم کرنے کے مخالف ہیں۔ اسلئے کسی احمدی مبلغ کو یہاں آنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی!

برادرم لیمن انجائے صاحب محکمہ P.W.D. میں کارپنٹر تھے، اس لئے وہ بوجہ گورنمنٹ کا ملازم ہونے کے اس بارہ میں خاص کوشش نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنے چند دوستوں (عمر جوف علی با، عاشی مالک وغیرہ) کے علاوہ جو گورنمنٹ کے ملازم تھے۔ اپنے ساتھ ایک آزاد الیکٹریکل انجینئر (غوث محمد گیٹا) کو منتخب کر لیا اور ان کے دوست خاص ابوبکر عثمان جینیہ (B.O. JANNEH) جو اس وقت محکمہ سروے میں اچھے عہدہ پر کام کرتے تھے۔ (حال انگلستان میں گیمبیا کے ہائی کمشنر) اپنا ہم خیال بنا لیا اور گیمبیا کے ایک سب سے بڑے بزرگ علامۃ الحاج عثمان داود انجائے (جسٹس آف پیس) (ص۔ن) کو بھی اس کے ساتھ ملا کیا اور حکومت گیمبیا کو اس بات کا قائل کر لیا کہ گیمبیا میں احمدیہ مشن قائم کرنے کی اجازت دے دی جائے اور ہر شخص کے لئے مذہبی آزادی جو اس زمانہ میں گورنمنٹ برطانیہ کا طرۂ امتیاز ہے، اسے برقرار رکھا جائے۔ چنانچہ مارچ ۱۹۶۱ء میں حکومت گیمبیا سے باقاعدہ احمدیہ مشن قائم کرنے کی اجازت مل جانے پر یہ خاکسار راقم الحروف لیگوس، نائیجیریا سے ہوتا ہوا گیمبیا میں پہنچ گیا اور دسمبر مارچ ۱۹۶۱ء (ماہ رمضان) کو گیمبیا میں احمدیہ مشن قائم ہو گیا۔

حسنِ اتفاق ہے کہ گیمبیا کے ان نوجوان احباب نے یہ فیصلہ کیا کہ برادرم لیمن انجائے صاحب کے گھر میں خاکسار اترے اور وہ میرے مہمان نواز ہوں اور مغربی افریقہ کے قاعدہ کے مطابق وہ میرے والی اور وارث ہوں۔

برادرم لیمن انجائے صاحب کا کمپونڈ بہت وسیع تھا، اور اس میں ان کی والدہ ایک بہن، دو تین بھائیوں اور ان کے افریقین قسم کے مکان تھے (یعنی چھپر وغیرہ) پانی وہاں کے قاعدہ کے مطابق میونسپل کمیٹی کے نلوں سے، جو شارع عام میں نصب ہوتے ہیں، عورتیں اور لڑکیاں لاتی ہیں (کیونکہ وہاں یہ کام انہی کا ہے، مرد یا لڑکے اس کام کو ہاتھ نہیں لگاتے) اور وضو وغیرہ کے لئے ۲۴ گھنٹے بافراط پانی ان کے گھر والوں کی طرف سے مہیا کیا جاتا ہے۔ میرے جانے پر باجماعت نمازیں بھی ان کے گھر میں ہونے لگ گئیں اور رمضان کی وجہ سے تراویح بھی ان کے کمپاؤنڈ میں ہونے لگیں اور کئی سال وہاں ہوتی رہیں اور برادرم لیمن انجائے صاحب اور ان کی والدہ صاحبہ اور بہن اور بھائی یہ سب خدمات بطیب خاطر و خوش و خرمی بجا لاتے رہے۔ فجزاھم اللہ عنا جمیعاً احسن الجزاء۔

میرے گیمبیا جانے سے پہلے دو تاجر احباب کو (ایک لیگوس سے اور دوسرے غانا سے) چھ چھ ماہ کے لئے برادرم لیمن انجائے صاحب کی کوششوں میں مدد کرنے کے لئے بطور زائرین (VISITORS) گیمبیا میں بھیجا گیا تھا۔ یہ دونوں برادران بھی برادرم لیمن انجائے صاحب کے پاس ہی ان کے مکان میں ٹھہرے اور برادرم لیمن انجائے صاحب ان کی ضیافت و اقامت کے اخراجات برداشت کرنے کے علاوہ ان کی ترجمانی کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ کیونکہ ان دونوں کی زبان گیمبیا کی زبان نہ تھی اس لئے جو لوگ انگریزی نہ سمجھتے ہوں اور اکثریت انہی کی ہے، ان کے لئے ایک ترجمان کا ہر وقت ساتھ رہنا ضروری ہے اور برادرم لیمن انجائے صاحب جس محبت اور بے نفسی سے یہ خدمت بجا لاتے رہے یہ انہی کے دل و گردہ کا کام تھا۔!

مزید برآں یہ کہ جب ہمارا ان کے مکان میں فروکش ہوا تو معلوم ہوا کہ ان کے حصۂ مکان میں صرف دو ہی کمرے ہیں اور یہ دونوں کمرے صحن برآمدے ہمارے کام میں آ رہے ہیں اور لوگ خدا تعالیٰ کے فضل سے کثرت سے دن رات ہمارے پاس آتے رہتے ہیں، اس لئے انہوں نے ان ایام میں اپنی بیوی و بچوں کو ان کی والدہ کے پاس بھیج دیا ہوا تھا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ پھر جب تقریباً ایک ماہ کے بعد ہم نے احمدیہ مشن کے لئے شہر کے وسط میں ایک عمدہ نئی طرز کی بلڈنگ کرایہ پر لے لی، تو میں نے برادرم لیمن انجائے صاحب سے کہا کہ اب وہ اپنے بال بچوں کو اپنے مکان میں منگوا لیں اور ایسا ہی ہوا!

برادرم لیمن انجائے صاحب وولف قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے جن کی اکثریت دارالسلطنت بانتھرسٹ (اور اب بنجول) اور اس کے گرد و نواح اور سینیگال میں ہے اس لئے ہمارے ہر سفر اور ہر وفد اور تقریباً ہر جلسہ میں وہ خاکسار کی تقریروں کا وولف میں ترجمہ کیا کرتے تھے اور خطاب جمعہ و عیدین کا ترجمہ علی صاحب (حال کنٹرولر آف کسٹمز گیمبیا) کے سپرد تھا۔

احمدیت کے لٹریچر کی تقسیم ان کا دل پسند شغلہ تھا،

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد برائے ایصال ثواب

فیصل آباد کے مکرم مرزا محمد شریف صاحب ولد مہر دین صاحب کی وفات کی خبر الفضل مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۸۰ء میں شائع ہو چکی ہے ان کے عزیز و اقارب نے ایصال ثواب کے لئے مرحوم کی طرف سے تعمیر مساجد میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے قسط اوّل درج ذیل ہے۔

مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ ظہور احمد صاحب صدیقی راولپنڈی	۱۰۰/-	روپے
مکرم حمید احمد کلیم صاحب منڈی بہاء الدین (برادر نسبتی)	۱۰۰/-	"
مکرمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ حمید احمد کلیم صاحب	۵۰/-	"
مکرم میاں منیر احمد صاحب منڈی بہاء الدین (برادر نسبتی)	۵۰/-	"
مکرم مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب لاہور (برادر نسبتی)	۱۰۰/-	"
مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب	۵۰/-	"
" سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا سید محمد صاحب راولپنڈی	۵۰/-	"
" رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا عنایت محمد صاحب مرحوم ایبٹ آباد	۵۰/-	"
مکرم ظہور احمد صدیقی صاحب راولپنڈی	۵۰/-	"
" مرزا سردار محمد صاحب "	۵۰/-	"
میزان	۶۵۰/-	"

قارئین کرام سے سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دعائے مغفرت

(۱) میری ہمشیرہ محترمہ امۃ المجید بنت چوہدری ہدایت علی خان صاحب آف بگول نمبردار موضع ڈگری گھمن تحصیل و ضلع سیالکوٹ طویل علالت کے بعد مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۸۰ء کو وفات پا گئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں محترم سید احمد علی شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر دعا محترم چوہدری بشیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے کرائی۔ احباب مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (فیض احمد خان رائے ایڈووکیٹ ڈگری گھمن ضلع سیالکوٹ)

(۲) میرے والد بزرگوار مکرمی محمد اکرم خان صاحب [illegible] پٹواری دہلی دروازہ لاہور قضائے الٰہی سے مورخہ ۲ اگست ۱۹۸۰ء کو بوقت سوا پانچ بجے شام اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نے پسماندگان میں سات لڑکے اور پانچ لڑکیاں (دو بیوائیں) چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ پاک مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں اپنے خاص فضلوں سے صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ مرحوم چونکہ موصی تھے لہٰذا بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ (حبیب احمد خان چوہان پارک لاہور)

مطالعہ کتب

لجنات کے مطالعہ کے لئے ماہ ستمبر اکتوبر ۱۹۸۰ء میں کتاب "الوصیت" یا "دافع البلاء" مقرر ہے۔ بہنیں اس کا مطالعہ کریں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مجلس سوال و جواب

اورچہ ضلع سرگودھا میں مجلس سوال و جواب سے صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا خطاب۔

مکرم محمد صدیق صاحب شمسی نگران حلقہ بھابڑہ ضلع سرگودھا نے رپورٹ بھجوائی ہے کہ مجالس انصار اللہ بھابڑہ، اورچہ، تخت ہزارہ اور ہلال پور نے ۲۱، ۲۲ اگست ۱۹۸۰ء کو اورچہ کے مقام پر دو روزہ تربیتی اجتماع کا انعقاد کیا۔ مربیان سلسلہ نے مختلف علمی اور تربیتی عناوین پر تقاریر کیں۔ اجتماع کے آخری دن محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی شمولیت سے اجتماع کی رونق دوبالا ہو گئی صاحبزادہ صاحب موصوف نے مقابلوں میں اوّل و دوم آنے والے احباب کو انعامات عطا فرمائے اور نماز جمعہ پڑھائی جس کے بعد ایک محفل سوال و جواب کا انعقاد ہوا جس میں (۱۵۰) غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت فرمائی اور محترم صاحبزادہ صاحب نے بڑے مدلل اور تشفی بخش طریق سے تمام سوالات کے جوابات دیئے اور شام ۵ بجے دعا کے ساتھ یہ بابرکت اجتماع ختم ہوا انصار کے علاوہ سرگودھا اور گجرات کے اضلاع کی متعدد جماعتوں کے تقریباً پانچ صد احمدی احباب و مستورات بھی مستفیض ہوئے الحمد للہ علی ذالک

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

بقیہ صفحہ ۶ پر تذکرۃ الاولیاء

نماز روزہ بلکہ تہجد کے بھی پابند اور جماعتی کاموں اور چندوں میں بھی وہ پیش پیش تھے ناجائز غصہ ان میں دیکھا نہیں گیا۔

گیمبیا کے تقریباً ہر سفر میں جو خاکسار نے گیمبیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک کئے وہ ہمارے ہم رکاب رہے اور ہمیشہ ہمیں صائب مشورے دیتے رہے اور چونکہ میں ان کے مکان میں سب سے پہلے فروکش ہوا تھا۔ اس لئے تقریباً روزانہ ہی میرا حال دریافت کرنے کے لئے آتے تھے، جمعہ اور عیدین کی نمازوں کا اہتمام و انصرام بھی ان کے ذمہ تھا اور احمدیت کی ترقی کے لئے وہ ہمیشہ کوشاں رہتے تھے اور گیمبیا کے ان چند خوش نصیبوں میں سے تھے جن کا نام تاریخ احمدیت میں احترام کے ساتھ ذکر کیا جائے گا۔

جب ۱۹۷۰ء میں حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ مغربی افریقہ اور گیمبیا میں تشریف آوری کی باقاعدہ اطلاع ہمیں ملی تو آپ بہت خوش تھے اور خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے کہ حضور ہمارے ملک میں تشریف لائیں گے اور ہم ان سے برکت حاصل کریں گے مگر افسوس کہ یہ عزیز بھائی اچانک صرف چند دن بیمار رہ کر [illegible] گیمبیا پہنچنے سے ایک ماہ قبل داعی اجل کو لبیک کہہ کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے اور خاکسار نے ان کا جنازہ پڑھایا اللھم اغفرلہ وارحمہ لیکن یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان کی زندگی میں ہی احمدیت گیمبیا کے طول و عرض میں قائم ہو چکی تھی۔ اور انہوں نے اپنی اللہی کوششوں کا ثمرہ دیکھ لیا تھا۔ والحمد للہ۔

برادرم لیمن انجائے صاحب کی احمدیت سے محبت کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے اپنے ایک بچہ کا نام غلام احمد اور دوسرے بچے کا نام نسیم سیفی رکھا۔ ان کی والدہ صاحبہ بھی ان سے اخلاص میں کسی طرح کم نہ تھی بارک اللہ فیھا۔

غرضیکہ برادرم لیمن انجائے صاحب ان لوگوں میں سے تھے جن کے متعلق ہمارے حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے:۔

؎ جَاءَتْ خِيَارُ النَّاسِ شَوْقًا بَعْدَمَا
شَمُّوْا رِيَاحَ الْمُلْكِ مِنْ تِلْقَائِهٖ
أَوْمِنْ رِجَالِ اللّٰهِ اِخْفِيْ سِرُّهُمْ
يَأْكُلُنِيْ مِنْ بَعْدِ كَالشُّهَدَاءِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصول ٹارگٹ تحریکِ جدید کیلئے مسابقت الی الخیرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مقرر فرمودہ نئے ٹارگٹ کے پیشِ نظر مخلصین جماعت غیر معمولی اضافوں کے ساتھ وعدے پیش کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کراچی کی پہلی قسط معاونین خصوصی کی آخر مئی ۱۹۸۰ء میں الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ ایسے معاونین خصوصی کی دوسری قسط ذیل میں ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے۔

نمبر شمار		نام معاونین	رقم وعدہ
۱	مکرم	مرزا شریف احمد صاحب رفیق	۷۵۰۰/- روپے
۲	"	چوہدری شاہ نواز صاحب	۶۰۰۰/- "
۳	"	شیخ رحمت اللہ صاحب	۲۶۰۰/- "
۴	"	چوہدری نبی احمد صاحب مرحوم	۲۶۰۰/- "
۵	"	ڈاکٹر انعام الطف صاحب	۲۱۰۰/- "
۶	"	کیپٹن شمیم احمد صاحب خالد	۲۰۳۳/- "
۷	"	ملک مبارک احمد صاحب	۲۰۰۰/- "
۸	"	" رشید احمد صاحب	۲۰۰۰/- "
۹	"	عطاء اللہ صاحب ضیاء	۱۷۰۰/- "
۱۰	"	چوہدری محمد نعیم احمد صاحب	۱۶۰۰/- "
۱۱	"	ملک جمیل احمد صاحب	۱۶۰۰/- "
۱۲	"	چوہدری نعمت اللہ صاحب	۱۶۰۰/- "
۱۳	"	ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب	۱۶۰۰/- "
۱۴	محترمہ	مسعودہ نبی احمد صاحب	۱۵۰۰/- "
۱۵	مکرم	چوہدری زبیر احمد صاحب	۱۵۰۰/- "
۱۶	"	" جاوید احمد صاحب	۱۵۰۰/- "
۱۷	"	" محمد خالد صاحب	۱۵۰۰/- "
۱۸	"	" محمد یٰسین صاحب لکھنوی	۱۵۰۰/- "
۱۹	"	سیٹھ احسان الحق صاحب	۱۴۰۰/- "
۲۰	"	" منیر احمد صاحب	۱۴۰۰/- "
۲۱	"	نعیم احمد خان صاحب	۱۳۶۰/- "
۲۲	"	ملک منیر احمد صاحب	۱۳۳۰/- "
۲۳	"	بریگیڈیئر چوہدری عبد الوہاب صاحب	۱۳۲۰/- "
۲۴	"	چوہدری فیاض احمد صاحب	۱۳۰۰/- "
۲۵	"	شیخ محمود احمد صاحب	۱۳۰۰/- "
۲۶	"	مرزا مجیب احمد صاحب	۱۲۹۰/- "
۲۷	"	عزیز حسین صاحب	۱۲۰۰/- "
۲۸	"	سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب	۱۲۰۰/- "
۲۹	"	بریگیڈیئر اعجاز احمد صاحب	۱۲۰۰/- "
۳۰	"	چوہدری احمد مختار صاحب	۱۲۰۰/- "
۳۱	"	" رشید احمد صاحب کاہلوں	۱۲۰۰/- "
۳۲	"	کیپٹن نعمت اللہ صاحب صدیقی	۱۱۵۰/- "
۳۳	"	کموڈور رحمت اللہ صاحب باجوہ	۱۱۰۰/- "
۳۴	"	محمد شفیع بٹ صاحب	۱۱۰۰/- "
۳۵	"	صغیر احمد صاحب چیمہ	۱۰۹۸/- "
۳۶	"	ملک خالق داد خان صاحب	۱۰۵۰/- "
۳۷	"	ملک حفیظ احمد صاحب بٹ	۱۰۳۱/- "
۳۸	"	محمود احمد صاحب کھوکھر	۱۰۱۰/- "
۳۹	"	کمانڈر بی۔ ایل رحمان صاحب	۱۰۰۸/- "
۴۰	"	چوہدری بشیر احمد صاحب ریڈیو آفیسر	۱۰۰۱/- "

قائدین کرام توجہ فرمائیں

آپ کو تشخیصِ بجٹ فارم اور تجنید فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ براہِ کرم ۶۰-۱۳۵۹ ہش/ ۸۱-۱۹۸۰ء کا بجٹ تشخیص کر کے اور فہرست تجنید مکمل کروا کر جلد مرکز میں ارسال فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

ماہ ستمبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "توضیح مرام" مقرر ہے اور ماہ اکتوبر کے لئے کتاب "لیکچر سیالکوٹ" مقرر ہے۔ خدام اس کا مطالعہ فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم محمد اعظم لنگاہ احاطہ دفتر پراپرٹی سیکرٹری محلہ دار الصدر ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم نور احمد صاحب ولد احمد دین صاحب وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت ۱۲/- تحریکِ جدید میں اس وقت مبلغ ۲۰۰/- روپے جمع ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔ جنہیں رقم مذکور مجھے ادا کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(۱) چراغ بی بی صاحبہ بیوہ (۲) امۃ اللہ بیگم صاحبہ (۳) عطیہ بیگم صاحبہ (۴) فرحت جبیں صاحبہ (۵) تسلیم اختر صاحبہ۔

والد صاحب مرحوم موصی تھے ان کا حصہ وصیت منہا کر لیا جائے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۱۵ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواستِ ہائے دعا

(۱) میں آج کل مالی اور ذہنی پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدائے بزرگ و برتر میرے حال پر رحم فرمائے اور مالی اور ذہنی پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین

(محمد سعید اشرف ۴۴۰۔ شاہ کمال روڈ مغلپورہ لاہور)

(۲) میرے والد صاحب آج کل ملتان نشتر ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کے گردے میں پتھری ہے۔ ڈاکٹروں نے جو علاج تجویز کیا ہے وہ لمبا ہے لیکن آپریشن کی ضرورت نہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ابا جان کو جلد از جلد مکمل اور کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ (مظفر احمد ندیم دار الرحمت غربی ربوہ)

(۳) خاکسار کی اہلیہ آج کل سخت بیمار ہیں۔ دل اور پٹھوں کو تکلیف ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا نصر اللہ بیگ دار الرحمت وسطی ربوہ)

(۴) خاکسار کا چھوٹا بھائی صفدر زمان چند دنوں سے بیماری میں مبتلا ہے احباب کرام سے صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(شوکت حیات مانگٹ دار البرکات ربوہ)

(۴۱) مکرم میجر شمیم احمد صاحب ۱۰۰۰/- روپے

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

تعلیمی ترقی کے بارے میں حضور کے ارشادات

(بقیہ صفحہ اوّل)

(۲)

کراچی میں میں نے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ ہر احمدی بچہ جس نے اس سال کوئی امتحان دیا ہے۔ وہ پاس ہوا ہے یا فیل ہوا ہے۔ وہ مجھے خط لکھے۔ اب یہ ساری جماعت کے لئے اعلان ہے۔ کہ پہلی کلاس (کنڈرگارٹن) سے لیکر پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کرونگا۔ اور دفتر کی طرف سے انکو جواب بھی دیا جائے گا۔

پانچویں کلاس کے وظیفہ کا امتحان (جو غالباً ضلعی سطح پر ہوتا ہے) اس میں اوپر کی ۳۰۰ پوزیشنوں میں ہر ضلع میں جو احمدی بچہ آئے گا اسے میں اپنے دستخط سے دعائیہ خط اور حضرت مسیح موعودؑ کی کوئی کتاب تحفہ کے طور پر اپنے دستخطوں اور دعائیہ فقرہ سے لکھ کر بھیجوں گا۔

آٹھویں کے وظیفہ کا امتحان جو غالباً ڈویژنل سطح پر ہوتا ہے۔ اس میں ہر ڈویژن میں اوپر کی ۳۰۰ پوزیشنوں میں جو احمدی طالب علم آئے گا اسے بھی اپنے دستخطوں سے دعائیہ خط اور کتاب تحفۃً بھیجوں گا۔

دسویں جماعت کا ایجوکیشن بورڈ لیتا ہے۔ ہر بورڈ کے امتحان میں Top کے ۲۰۰ لڑکوں میں سے جو بھی احمدی طالب علم / طالبہ آئے گا اس کو دستخطوں سے خط اور حضرت مسیح موعودؑ کی پانچ کتب میں سے ایک تفسیر کی کتاب ان کی ذہنی قابلیت کی قدر کرتے ہوئے بھیجوں گا۔

ایف۔ اے اور ایف ایس سی میں ہر بورڈ میں اوپر کی ۲۰۰ پوزیشنوں میں جو بھی طالب علم آئے گا اسے بھی دعائیہ خط اور ایک تفسیر کی کتاب بھجوائی جائیگی۔

یونیورسٹی کے امتحان میں بی۔ اے کے لئے علیحدہ اور بی ایس سی کے لئے علیحدہ اوپر کے ۲۰۰ طلباء اور طالبات میں سے احمدی طلباء کے لئے اپنے دستخطوں سے دعائیہ خط اور حضرت مسیح موعودؑ کی تفسیر کی کتابوں میں سے ایک کتاب تحفۃً بھیجوں گا۔

ایم۔ اے ایم ایس سی میڈیکل یا انجینئرنگ کے فائنل امتحان میں ہر مضمون میں Top (چوٹی) کی سات پوزیشنوں میں جو احمدی طالب علم آئے گا۔ اسے دعائیہ خط تفسیر صغیر اردو یا انگریزی ترجمہ اپنے دستخط کرکے دعائیہ فقرہ کے ساتھ بھیجوں گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تعلیم کی بنیاد ذہین رسا پر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ جماعت کو ذہین بچے عطا کر رہا ہے۔ پس جو بچے جینئس Genius ہیں۔ جماعت انکی ہر قسم کی مدد کرے گی۔ تاہم آج ہر احمدی بچے کو ایک نظام میں باندھنا ضروری ہے۔ اس لئے میں دفتر کو یہ ہدایت دیتا ہوں کہ وہ ضلع وار اور پائیدار شکل میں رجسٹر بنائیں۔ پانچویں جماعت سے پی ایچ ڈی تک ہر ذہین بچے پر شفقت کی نظر رکھیں۔ ہر ایک بچے سے اس طرح تعلق رکھیں۔ جس طرح طبیب کی انگلیوں کا بیمار کی نبض کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ جماعتیں اس بات کا خیال رکھیں کہ پہلی کلاس سے آخری کلاس تک کوئی احمدی بچہ نہ رہے۔ جس نے اس سال امتحان دیا اور مجھے اس کا خط نہ آئے۔ اس بنیاد پر دفتر نے رجسٹر بنانے ہیں۔

(۳)

جماعت احمدیہ میں اگلے دس سال میں (اور پھر ہمیشہ کے لئے) سکول کی عمر کا کوئی ایسا بچہ نہیں ہونا چاہیئے۔ جو میٹرک سے پہلے سکول چھوڑ دے۔ ہر احمدی لڑکا میٹرک ضرور پاس کرے۔ اور ہر لڑکی مڈل ضرور پاس کرے۔ جماعت اس بات کی بھی کوشش کرے۔ کہ بچیوں کے لئے بھی ایسا انتظام ہو جائے کہ آئندہ ہر لڑکی کے لئے میٹرک تک پہنچنا ممکن ہو جائے۔

(۴)

بیرونی ملکوں کے بارے میں جائزہ لیا جا رہا ہے۔ سردست یہ سکیم صرف پاکستان بھارت۔ بنگلہ دیش کی جماعتوں کے لئے ہے۔ جو ۱۹۸۰ء سے شروع ہوتی ہے۔

(عاجزانہ درخواست دعا بقیہ صفحہ اوّل)

لگی ہے۔ لہذا یہ عاجز تمام صحابہ کرام۔ بزرگوں اور بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں نہایت عاجزی سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے پیارے حضرت مصلح الموعود کے تعلق اور پیار کی وجہ سے ان کے اس عاجز لاشے محض بیماریوں سے نڈھال بیٹے کے لئے اپنی خاص دعاؤں کو اور بھی تیز کر دیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اس عاجز کو کامل شفا عطا فرمائے اور اپنے خاص فضل سے اس عاجز کو کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اور تمام منذر خوابوں کے انجام کو اپنے فضل سے ٹال دے۔ اللّٰھُمَّ آمین

جو شخص خدا کے لئے مال خرچ کرے گا اسے زیادہ برکت دی جائیگی

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کرکے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی اوروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی..... پس جو شخص خدا کے لئے مال کا بعض حصہ چھوڑتا ہے۔ وہ ضرور اسے پائے گا۔"

(اشتہار تبلیغ ہدایت جلد دہم)

کل آمد پر شرح کے مطابق، چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

(ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانِ تعطیل

۱۱ ستمبر ۱۹۸۰ء کو بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کے یوم وفات کے موقعہ پر حسب سابق دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ لہذا ۱۱ ستمبر کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(منیجر الفضل ربوہ)

دانت مت نکلوائیے

یہ نظام ہضم کی بنیاد ہیں۔

اپنے اور اپنے بچوں کے دانتوں کا معائنہ کرتے رہیں ہم اتوار کو دانتوں کا مفت معائنہ کرتے ہیں۔

اینٹی پائیوریا (ANTI PYORRHEA) سے مسوڑھوں اور اینٹی کیریز (ANTI CARIES) سے دانتوں کی حفاظت کریں قیمت فی مکمل کورس -/۱۵ روپے۔ لٹریچر مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴